تصریحات!

دنیا کی تمام قومیں اپنے سالِ نو کے آغاز پر خوشی و مسرت اور فرحت و شادمانی کی تقریبات ترتیب دیتی ہیں۔ اور اس قسم کی تقریبات سے وہ یہ فال پکڑتی ہیں کہ خدا کرے کہ ہمارا پورا سال ایسی مسرتوں، شادمانیوں اور خوشیوں میں گزرے۔ مگر اسکی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے۔ ادھر ہمارے "مؤمن" بھائی اسلامی ہجری سالِ نو کا آغاز آہ و بکا، غم و الم رونے دھونے اور ماتم سے کرتے ہیں۔ حالانکہ رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے یکسر منع فرمایا ہے۔ محرم الحرام اسلامی ہجری سال کا پہلا مہینہ ہے۔ اس ماہ میں جو امور شرعی طور پر ہمیں سرانجام دینے چاہیں۔ ان سے ہم تغافل کرتے ہیں۔ اس کے برعکس ایک طبقہ ایسی ایسی بدعات اور ایسی ایسی حرکات کا ارتکاب کرتا ہے جس کا کتاب و سنت سے کوئی تعلق نہیں۔ اور سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی مناسبت نہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ طیبہ تشریف لے گئے تو یہود عاشورہ کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ ______ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آئندہ سال ہم بھی یہ روزہ رکھیں گے۔ لیکن اس سے پہلے یا بعد ایک روزہ مزید ملایا جائیگا۔ تاکہ یہود سے مشابہت نہ ہو۔ اب بعض لوگ روزہ رکھنے کی بجائے بدعات و منکرات کو اپنا رہے ہیں۔ اس دن روزہ رکھنے کی بجائے پانی کی سبیلیں لگائی جاتی ہیں۔ محرم کا چاند طلوع ہوتے ہی ماتمی لباس پہن لیا جاتا ہے۔ ماتمی مجلسیں منعقد کی جاتی ہیں جس میں ایسی بے سرو پا قصے کہانیاں بیان کی جاتی ہیں۔ جن کا حقائق، واقعات ثقاہت اور صحت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ بعض زبان دراز قسم کے مبلغ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اپنی زبان درازیوں کا نشانہ بنانے سے گریز نہیں کرتے۔ یہ تمام امور اسلامی تعلیمات کے یکسر منافی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن سے زیادہ کسی کا سوگ منانے کی اجازت نہیں دی۔ لیکن یہاں صدیوں سے پورا محرم حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے سوگ میں مختص ہو جاتا ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ دین، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و عادات سیرت، صورت نشست و برخاست، شب و روز اور صبح و مسا کی مصروفیات کا نام ہے۔ جو امور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت

نہیں وہ دین نہیں. جو چیز دین نہیں اسکو دین قرار دینا بہت بڑا ظلم ہے.

بمصطفےٰ برساں خویش راکہ دیں ہمہ اوست
اگر باو نرسیدی تمام بولہبی ست

عشرہ محرم کی مجالس جن میں آہ و بکا، نالہ و شیون کیا جاتا ہے۔ اور بعض اسلاف کے فضائل و مناقب کے پردے میں اسلاف اُمت کو زبان درازیوں کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ یہ بات قابل صد مذمت ہے — اسیطرح تعزیتی جلوس، تعزیہ، عَلَم وغیرہ کو ایک طبقہ بڑی ہٹ دھرمی سے فروغ دے رہا ہے. حالانکہ رسول اکرمؐ، صحابہ کرامؓ، تابعین، تبع تابعین، ائمہ اربعہ، محدثین، دیگر ائمہ دین، عظیم اسلاف اور ائمہ اہل بیت سے یہ اُمور بالکل ثابت نہیں لہذا وہ دین کیسے ہو سکتے ہیں.

ہمیں قومی ذرائع ابلاغ سے بھی شدید گلہ ہے کہ یہ قومی ادارے پوری قوم کے جذبات واحساسات کے ترجمان ہیں. پوری قوم انہیں سرمایہ مہیا کرتی ہے اور پوری قوم کے وسائل ان ذرائع پہ صرف ہوتے ہیں. لیکن یہ کتنے دکھ کی بات ہے کہ جونہی محرم کا چاند طلوع ہوا تو یہ ٹیلیویژن، یہ ریڈیو قومی ذرائع ابلاغ کی بجائے ایک مخصوص فرقے کے عقائد کے ترجمان بن کر رہ جاتے ہیں. مخصوص فرقہ کی مخصوص باتیں، مخصوص عقائد، مخصوص انداز میں پیش کیے جاتے ہیں۔ حیرت ہے یہی ذرائع ابلاغ کبھی بھول کر بھی رمضان المبارک کا احترام نہیں کرتے جبکہ شرعی طور پہ ہر مسلمان کیلئے رمضان المبارک کا احترام فرض ہے. ہم وفاقی وزیر اطلاعات سے یہ دریافت کرنے کی جسارت کرتے ہیں کہ قومی ذرائع ابلاغ کو ایک مخصوص فرقے کے عقائد کی اشاعت کیلئے کیوں مختص کیا جاتا ہے؟ جبکہ اس ملک میں اہلحدیث، دیوبندی، بریلوی اور اہل تشیع یکساں حیثیت رکھتے ہیں۔

ہماری دلی خواہش اور دعا ہے کہ محرم الحرام پُرامن طور پہ گزرے. مگر یہ منطق ہماری سمجھ میں نہیں آئی کہ جب محرم قریب آتا ہے. تو امن کمیٹیاں بننا شروع ہو جاتی ہیں. محرم ختم ہونے کے بعد پھر کوئی امن کا نام نہیں لیتا۔ جبکہ امن و سکون کی ہر وقت ضرورت ہے. ہمیں اُمید ہے حالات کی نزاکت کے پیش نظر کسی فرقے کو جارحیت اور زبان درازی کی اجازت نہیں دی جائیگی بلکہ انہیں اپنا موقف مثبت انداز میں پیش کرنے کیلئے کہا جائے گا۔

آخر میں ایک بات یہ بھی عرض کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ ملک کے حالات پہلے ہی نہایت مخدوش اور دگرگوں ہیں۔ اس لیے محرم الحرام میں ہمیں پوری یکجہتی اور بھائی چارے کا ثبوت دینا چاہیے اور ایسی بات ہرگز نہیں کہنا چاہیے جس سے کسی کی دلآزاری ہو۔ (بشیر انصاری)